Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیوں کی نقل مکانی خدا کی خاطر ہونی چاہیئے

یہ صرف نیّت کرنے کی بات ہے اس کا اَجر خود خدا تعالےٰ عطا فرما دے گا

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۱۸
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۰/۷۵ | جمعرات ۶ ربیع الاول ۱۴۱۱ ھ ، ۲۷ تبوک ۱۳۶۹ ہش ، ۲۷ ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۷۰

دنیا اپنی بدیوں میں بہت طاقتور ہے اس کا مقابلہ دعا کے بغیر نہیں ہو سکتا

بیرون پاکستان جانے والے احمدیوں کی اکثریت خدا کے فضل سے نیکی کی طرف تبدیلی دکھا رہی ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۳۱ ظہور ۱۳۶۹ ہش (۳۱ اگست ۱۹۹۰ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

اعمال کا دارومدار نیتوں پر

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا یہ ارشاد بہت گہرے معارف اور حکمتوں پر مشتمل ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔
اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ یہ قانون جو روحانی اور طبعی قانون ہے، اس کا اطلاق انسانی قوانین پر ممکن نہیں کیونکہ یہ حکمت اور بہت گہری حکمت جو اس چھوٹے سے کلمے میں بیان فرمائی گئی ہے اس کا معاملات پر اطلاق تبھی ممکن ہے جب معاملے کا فیصلہ کرنے والا عالم الغیب ہو یا ایسا طبعی قانون ہو جو ہمیشہ انصاف کے ساتھ عمل کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے دنیا کے قوانین میں اس حکمت کا کوئی بھی دخل نہیں۔ چنانچہ تمام دنیا میں انسان کے بنائے ہوئے جتنے بھی قوانین ہیں ان کی رُو سے اگر کوئی شخص جرم کر کے یہ ثابت کرنا چاہے کہ میری نیت نہیں تھی تو اس کے اس عذر کی پذیرائی نہیں ہو گی۔ اس کی یہ بات سنی نہیں جائے گی کیونکہ دنیا ظاہر پر فتویٰ دیتی ہے اور ظاہر ہی کا فیصلہ کرتی ہے اور نیتوں کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے، سوائے اس کے کہ اس نیت کا کوئی ایسا اظہار لوگوں کے سامنے کیا گیا ہو جن کی گواہی قطعی ہو اور جج شک میں پڑ جائے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ شخص واقعی نیک نیت کے ساتھ یہ کام کرنے والا ہو۔ ایسی صورت میں بعض دفعہ اس کو شک کا فائدہ دے دیا جاتا ہے۔ مگر ایسے معاملات بہت استثنائی ہیں۔ روحانی قانون میں اور طبعی قانون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا بتایا ہوا یہ بنیادی اصول یکساں کارگر ہے۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔
جو عام طور پر معلوم ہیں وہ تو یہ ہیں کہ اس ارشاد کا تعلق اجر سے ہے اور عموماً لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مراد اتنی ہی تھی کہ جو شخص جس نیّت سے کوئی عمل کرے گا اس کے مطابق اس کو اجر ملے گا اور وہ عمل خواہ بظاہر نیک ہو اگر نیت بد ہے تو خدا کے ہاں وہ اپنے بدعمل کی جزاء پائے گا اور عمل بظاہر دنیا کو برا دکھائی دیتا ہو لیکن اگر نیت نیک ہو تو اس کی خدا کے ہاں اچھی جزاء عطا ہو گی۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں یعنی دوسرے حصّے کی مگر قرآن کریم نے بعض مثالیں اس واقعہ میں پیش فرمائی ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش آیا۔ ان کو ایک ایسے بزرگ ساتھی کے ساتھ سفر کا موقعہ ملا کہ جنہوں نے ظاہری طور پر بار بار ایسی حرکات کیں جو دنیا کی نظر میں معیوب اور ناپسندیدہ تھیں اور اس ارتکاب کی حالت میں اگر وہ پکڑے جاتے تو دنیا کا قانون ان کو سزا دیتا۔ مثلاً راہ چلتے کسی کی کشتی کو اس طرح توڑ پھوڑ دینا کہ وہ سمندری یا دریائی سفر کے قابل نہ رہے اور ناکارہ ہو جائے۔ یہ وہ ایک فعل ہے جو دنیا کے لحاظ سے قابل مؤاخذہ ہے یا کسی بچے کو قتل کر دینا، یہ اَور بھی زیادہ قابلِ مؤاخذہ بات ہے اور ان دونوں معاملات میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بات کھولی گئی تو معلوم ہوا کہ نہ صرف نیتیں نیک تھیں بلکہ عملاً خدا کے اذن پر ایسا ہو رہا تھا اور وہ ایک عارف باللہ بزرگ تھے۔ جو اپنی طرف سے کوئی کام نہیں کرتے تھے بلکہ خدا کے اذن کے مطابق وہ معاملات طے کیا کرتے تھے۔ اس معاملے کو جب حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعض فیصلوں پر اطلاق کر کے دیکھیں تو ان کی حکمت سمجھ آ جاتی ہے دنیا کی نظر میں آج بھی آپ کے بعض ایسے ارشادات قابلِ مؤاخذہ ہیں کہ جن کی رُو سے آپ نے بعض شریروں کے قتل کا حکم دیا۔ درحقیقت وہ بزرگ جو کشفاً حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھائے گئے تھے وہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی تھے اور یہ جو تجربے بیان کئے گئے ہیں ان کی گہری حکمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرت اور آپ کی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتی ہیں۔

امن قائم نہ ہونے کی وجہ

بہرحال عام طور پر اس ارشاد نبوی کا یہی مطلب سمجھا جاتا ہے کہ مراد صرف اتنی ہے کہ جزاء عمل پر نہیں بلکہ اس نیت پر مترتب ہو گی جو عمل سے پہلے ہے۔ ظاہری طور پر خواہ بدی کی گئی ہو خدا جانتا ہے کہ وہ فعل کرنے والے کی نیت کیا تھی۔ اس لئے قیامت کے دن یا دنیا میں بھی جو قانون قدرت ہے اس کی رو سے وہ شخص سزا نہیں پائے گا بلکہ جزاء پائے گا۔ اور اسی طرح نیکیوں کا معاملہ ہے اگر وہ نیک عمل کر رہا ہو لیکن نیت بری ہو تو ایسے نیک اعمال کی بری جزاء ملے گی۔ یہ جزاء کا معاملہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خدا تعالےٰ کے ایسے فیصلے سے تعلق رکھتا ہے جو بالعموم یوم جزاء سزا میں ظاہر ہو گا اور اس کا ایک تعلق قانون طبعی سے ہے اور قانون طبعی بھی خدا کے مزاج کے مطابق ہے۔ اس لئے اگر آپ گہرا غور کر کے دیکھیں تو قانونِ طبعی بھی دراصل ایسے ہی نتائج ظاہر کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کا اعمال سے بڑھ کر نیتوں سے تعلق ہو۔ مثلاً دنیا میں امن کے نام پر دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں نے بہت بڑی بڑی کوششیں سرانجام دی ہیں اور بڑے بڑے فیصلے کئے ہیں۔ بعض اوقات جنگیں بھی کی گئیں لیکن مقصد یہ بتایا گیا کہ امن کا قیام پیش نظر تھا اس لئے بعض صورتوں میں جنگ ضروری ہو گئی۔ اگر تو واقعۃً نیت امن کا قیام ہو اور انصاف کے ساتھ تمام ایسے معاملات میں جہاں امن کو خطرہ درپیش ہو ویسا ہی ردّعمل ظاہر ہوتا ہو جو نیک نیت کے نتیجے میں ظاہر ہونا چاہیئے تو یقیناً ان کوششوں کے نتیجے میں دنیا میں ایک دیرپا امن قائم ہو سکتا ہے مگر بار بار کی ایسی کوششوں کے باوجود جو گذشتہ تقریباً ایک صدی پر پھیلی پڑی ہیں۔ دنیا آج تک امن سے محروم چلی آ رہی ہے اور خطرات ہیں کہ دنیا کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے۔ ایک خطرے کو ٹالا جاتا ہے تو دوسرا خطرہ سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور دنیا کو وہ امن نصیب نہیں ہوا جس کے نتیجے میں دل و جان کو چین ملتا ہے بلکہ ظاہری امن کے باوجود دنیا بے چین دکھائی دیتی ہے اور بے قراری ہے کہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ یہ درپردہ کام کرتا چلا جا رہا ہے خواہ ان لوگوں کو محسوس ہو یا نہ ہو چنانچہ نیتوں میں چونکہ فساد ہوتا ہے اور خود غرضیاں ہوتی ہیں اس لئے امن کے نام پر کئے جانے والے سب فیصلوں میں رخنے پڑ جاتے ہیں۔ پس اعمال کا دارومدار نیات پر ہونے کا ایک مطلب یہ بنتا ہے کہ اگر نیتوں میں فساد ہو تو اعمال اس فساد سے بچ نہیں سکتے اور جلد یا بدیر ان اعمال پر ان بدنیتوں کا اثر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے اور ان اعمال میں ایسا رخنہ پڑ جاتا ہے کہ جس کے نتیجے میں وہ صالح اعمال نہیں کہلا سکتے اور ان کے نتیجے میں نیک نتائج نہیں نکل سکتے۔

نیت نیک ہونے کی ایک مثال

اسی طرح بدی کی بات ہے جو دنیا کو بدی نظر آتی ہو لیکن نیت نیک ہو اس کی بھی بہت سی مثالیں ہیں اور ان میں بھی بالعموم آخر نیک نیت ہی کامیاب ہوتی ہے اور بدی کا نتیجہ بد نہیں نکلتا (سوائے اس کے کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے) یہ ایک الگ بحث ہے کہ کیوں بعض دفعہ استثناء ہوتے ہیں۔ اس وقت میں اس میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں آپ کے سامنے مثال رکھتا ہوں کہ ایک دفعہ کرنل محمد حیات قیصرانی صاحب جو بہت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے اور بہت قابل سپاہی اور بہت بہادر اور بے خوف سپاہی تھے انہوں نے مجھے یہ بتایا کہ آزاد کشمیر میں ان کو آزاد کشمیر کی فوج کے ساتھ بہت لمبا عرصہ کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور اس کے علاوہ پاکستان کی دوسرے علاقوں کی فوجوں کے ساتھ بھی وہ وابستہ رہے ہیں ویسے تو وہ بلوچ رجمنٹ کے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کسی علاقے کا سپاہی اتنا اچھا نہیں دیکھا جتنا آزاد کشمیر کا سپاہی ہے۔ اس میں بہادری بھی ہے۔ اس میں قربانی کا جذبہ بھی ہے اور عقل سے بھی کام لیتا ہے۔ اس کی ایک مثال انہوں نے یہ دی کہ ایک دفعہ باقاعدہ جنگ تھی یا ہندوستانی کشمیر کے ساتھ چپقلش چل رہی تھی تو کرنل صاحب کی چونکہ عادت تھی کہ وہ ہمیشہ خطرے کے مقام پر آگے بڑھ کر سب سے پہلے اپنے آپ کو پیش کیا کرتے تھے۔ اس لئے اس عادت کے مطابق وہ ایک مہم کے دوران آگے بڑھ کر ایک ایسے مقام پر پہنچے کہ جہاں وہ دشمن کی گولی کا نشانہ بنائے جا سکتے تھے ان کے قریب ہی پیچھے ان کا ایک جونیئر افسر جو آزاد کشمیر سے تعلق رکھتا تھا وہ بھی آ رہا تھا اس کی نظر پڑی کہ سامنے کے مورچے سے ایک ہندوستانی سپاہی نے بندوق کا نشانہ کرنل صاحب کو بنایا ہے۔ پیشتر اس کے کہ وہ لبلبی دبا سکتا یعنی وہ ٹریگر کو دبا دیتا اور وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا، اس نے اچانک بہت زور کے ساتھ دھپیڑ مار کے کرنل صاحب کو گرا دیا اور اس دوران وہ خود اس خطرے کے مقام پر آگے آ گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فضل فرمایا کہ وہ خود بھی مجروح نہیں ہوا اور اس پر گولی کا نشانہ ٹھیک بیٹھ نہیں سکا لیکن گولی چلائی ضرور گئی۔ اب یہ ایک مثال ہے اگر فوج میں کوئی سپاہی کسی افسر کو تھپیڑ مارے اور پھر اس طرح ذلت کے ساتھ گرا بھی دے تو یہ ایک بہت بڑا جرم ہے۔ بعض دفعہ اس کے نتیجے میں اس کو بہت سنگین سزا مل سکتی ہے۔ لیکن وہاں نیت یہ تھی کہ افسر کو بچایا جائے اور اس نیک نیت کی وجہ سے وہ جو بدی تھی اس کو بھی نیکی کا ایک رنگ مل گیا اور ہمیشہ کرنل صاحب یہ واقعہ اس کی تعریف میں بیان کیا کرتے تھے۔ ایک ظاہری بدی ہے لیکن نیت نے اس کو حسن عطا کر دیا۔

خدا کی خاطر نقل مکانی

اس لئے قانون طبعی بھی جاری و ساری ہے اور یہاں خدا کی طرف سے جزاء دینے کا معاملہ نہیں تھا لیکن ایک طبعی نتیجے کے طور پر وہ بدی نیکی پر منتج ہو گئی اور پھر اس کی جزاء اس کو اس طرح ملی کہ اس کا ذکر خیر جاری ہوا۔ تو اعمال کا انحصار یقیناً نیتوں پر ہوا کرتا ہے لیکن بعض صورتوں میں نیتوں کا انحصار بھی اعمال پر ہوا کرتا ہے اور یہ مضمون آگے جا کر زیادہ گہرا اور الجھا ہوا دکھائی دینے لگتا ہے۔ اس کی طرف میں رفتہ رفتہ آپ کو متوجہ کروں گا۔ لیکن اس وقت میں خصوصیت سے یہ بات آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو پاکستان میں جو حالات درپیش ہیں ان کے نتیجے میں بہت سے احمدیوں نے وہاں سے ترک وطن کیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ ان سب کے پیش نظر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یہ نصیحت تھی یا نہیں تھی۔ جہاں تک حالات کی مجبوری کا تعلق ہے اس کا سب پر یکساں اطلاق ہو رہا ہے۔ اور بندے کو یہ حق نہیں ہے کہ کسی کے متعلق یہ فیصلہ کرے کہ اس کی پاکستان سے چلنے سے پہلے خدا کی خاطر (نقل مکانی) پیش نظر نہیں تھی بلکہ دنیا کی خاطر (نقل مکانی) پیش نظر تھی۔ اس لئے دنیا کے لحاظ سے تو وہ سارے (اللہ کی خاطر نقل مکانی کرنے والے) ہی کہلائیں گے۔ اور اگر ان کی نیتیں خاص طور پر خدا کی خاطر ایسی جگہ جانے کی نہیں تھیں جہاں انہیں اعلائے کلمۃ اللہ کی آزادی ہو جہاں وہ آزادی کے ساتھ ۔۔۔ خدا کا ذکر کر سکیں۔ (دعوت الی اللہ) کر سکیں تو بھی اس حد تک ان کی نیتوں میں ایک صفائی موجود ہے کہ وہ خدا کی خاطر ستائے ضرور گئے تھے اور ان میں یہ طاقت نہیں تھی کہ ان آزمائشوں کا مقابلہ کر سکتے، اس لئے وہ جگہ چھوڑنے پر مجبور ہوئے ایسی (نقل مکانی) کو بھی (اللہ کے لئے نقل مکانی) کہا جا سکتا ہے۔ وہ (نقل مکانی) الی اللہ نہیں ہو گی۔ وہ (نقل مکانی) جو "للہ" بھی ہو اور "الی اللہ" بھی ہو وہ ہجرت درحقیقت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں کی ہجرت تھی۔ اس سے پہلے ایک ایسی ہجرت تھی جو للہ کہلا سکتی ہے۔ "الی اللہ" کا محاورہ غالباً اس پر صادق نہیں آتا۔ یعنی ہجرت حبشہ۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایک موقعہ پر یہ بھی فرمایا کہ ۔۔۔ کہ جس شخص کی ہجرت خدا اور رسول کی طرف ہو وہ خدا اور رسول کو پا لیتے ہیں۔ تو جس وقت ہجرت حبشہ ہوئی ہے اس وقت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مصائب میں گھرے ہوئے اپنے اور بہت سے مخلصین کے ساتھ مکہ میں موجود تھے۔ دو دفعہ ہجرت حبشہ ہوئی اور اس کے بعد پھر ایک لمبا عرصہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مکہ ہی میں مقیم رہے تو وہ ہجرت الی اللہ ورسولہ ان معنوں میں نہیں کہلا سکتی کیونکہ رسول تو خود بغیر ہجرت کے وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ مگر یقیناً وہ للہ تھی۔ یعنی اس میں خدا کے تعلق کا ایک دخل تھا۔ خدا کی خاطر تکلیفیں اٹھانے والے جب ایک ایسے حال کو پہنچے کہ بات ان کی حد برداشت سے بڑھ گئی تو انہوں نے ہجرت کی جو یقیناً اللہ کی خاطر تھی مگر اللہ اور اللہ کے رسول مکہ میں اس سے زیادہ موجود تھے۔ اپنے تعلق کے لحاظ سے جتنا اس وقت وہ حبشہ میں کہیں موجود ہوں گے۔ یعنی خدا کی ذات تو ہر جگہ ہے لیکن اپنے تعلق اور اظہار کی رُو سے وہ بعض جگہ زیادہ عیاں ہوتی ہے اور بعض جگہ کم عیاں ہوتی ہے تو سب سے زیادہ خدا کا جلوہ تو مکہ میں روشن تھا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تھے تو اسی سے استنباط کرتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ بعض ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کی (نقل مکانی) میں یہ نیت داخل نہیں ہو گی کہ ایسی سرزمینوں کی طرف جائیں جہاں خدا کا نام لینے کی آزادی ہو۔ جہاں خدا کا نام دوسروں تک پہنچانے کی آزادی ہو اور اس سے ہم خدا کا قرب حاصل کریں مگر چونکہ خدا کی خاطر ستائے گئے ہیں اس لئے للہ کہنا جائز ہے لیکن کچھ اور بھی لوگ ہو سکتے ہیں اور بعض نتائج مجھے بتا رہے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جن کی نیت دراصل دنیا کی خاطر (نقل مکانی) ہے اور جب یہ بات (نقل مکانی) کی نیت میں داخل ہو جائے تو (نقل مکانی) ثواب سے بھی محروم ہو جاتی ہے اور نیک اثرات سے بھی محروم ہو جاتی ہے۔

ہجرت کے متعلق قرآنی وعدے

ہجرت کے متعلق قرآن کریم میں کچھ وعدے دیئے گئے ہیں کہ جو خدا کی خاطر خدا کی طرف ہجرت کرنے والے ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ سلوک فرمائے گا۔ ان وعدوں کا تعلق انہیں ہجرتوں سے ہے جو "للہ" ہوں اور "الی اللہ" ہوں، دوسری ہجرتوں سے ان وعدوں کا کوئی تعلق نہیں۔ پس ایسے لوگ ان باتوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور عملاً ہمارے ملک میں بدقسمتی سے نیتوں میں اس حد تک فتور داخل ہو چکا ہے کہ نیتوں کا فتور ہماری زندگی کے ہر شعبے میں داخل ہو گیا ہے اور بچپن سے ہی لوگوں کے مزاج میں نیتوں کا فتور پایا جاتا ہے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ ہم خدا تعالیٰ سے توقع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھتے ہیں کہ احمدی اس پہلو سے خدا کے نزدیک سرخرو ٹھہریں گے مگر عملاً یہ بات معلوم کرنا بہت مشکل ہے اور بسا اوقات (نقل مکانی کرنے والوں کو بھی معلوم نہیں ہوتی چنانچہ بعض (نقل مکانی) کرنے والے ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کی نیت خالصۃً دنیا کمانا ہو اور دنیا کے آرام حاصل کرنا ہو۔ ایسے (نقل مکانی) کرنے والے بھی ہو سکتے ہیں جنہوں نے ان دونوں باتوں کو ملا دیا ہے اور ان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نرمی کے سلوک کے اس وعدے کا اطلاق ہو سکتا ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض ایسے لوگ ہیں جو نیک اعمال کو بد اعمال کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ ان کا معاملہ خدا پر ہے۔ چاہے تو ان سے بخشش کا سلوک فرمائے چاہے تو ان کو پکڑے تو ایسے لوگ جو ہیں ان کے لئے بھی یہی دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بخشش کا ہی سلوک فرمائے اور ان کی نیتوں میں جو نیکی کا عنصر شامل تھا اسے غالب کرتا چلا جائے اور بدی کے عنصر کو مٹاتا چلا جائے۔

کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے باہر جانے والے دوستوں سے مغربی تہذیب کی آزادی کے ذکر سنے ہوئے ہوتے ہیں۔ انہوں نے یہ سنا ہوتا ہے کہ وہاں اس قسم کی سہولتیں مہیا ہیں کہ انسان قانون کی نظر میں مجرم بنے بغیر کئی قسم کے جرائم کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ عیاشی کے ایسے سامان موجود ہیں جن سے متعلق دنیا تعارض نہیں کرتی اور جب چاہے انسان، جس طرح بھی چاہے عیاشی کی زندگی بسر کرے۔ ان کی نیتوں میں اگر یہ بات داخل ہو تو خواہ وہ ملّہ (نقل مکانی) کرنے والے دکھائی دیتے ہوں ایک اور قانون ضرور عمل کرے گا اور وہ قانون یہ ہے کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ہجرت پھر اسی طرف ہوگی جس طرف اس کی نیت تھی یعنی نقل مکانی کے باوجود وہ خدا کو پانے کی بجائے بدقماش لڑکیوں کو پالے گا۔ (نقل مکانی) کے باوجود وہ خدا کو پانے کی بجائے شراب اور جوئے اور اس قسم کی بداعمالیوں کو پالے گا اور اس کا دنیا میں جو انجام ہوگا وہ ظاہر کرے گا کہ اس کی نیت کیا تھی۔ پس جہاں تک (نقل مکانی کرنے والوں) کا تعلق ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں شخص کی نیت یہ تھی اور فلاں کی یہ تھی مگر عمومی نصیحت کے ذریعے ان کو متوجہ کرنا ضروری ہے کہ اگر پہلے تمہاری نیتوں میں فتور تھا بھی تو اسے خوب کھنگال کر معلوم کرو اور اپنی نیتوں کو اب بھی صاف کر لو کیونکہ جب تک عمل نیتوں سے رنگین نہیں ہو جاتے اس وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ عمل جب نیتوں سے رنگین ہو جاتے ہیں تو پھر معاملہ حدّ اختیار سے باہر نکل جاتا ہے۔ اس لئے ان کے یہاں کے اعمال یہ فیصلہ کرنے والے ہیں کہ وہ کس نیت سے چلے تھے۔ بہت سے ایسے نقل مکانی کرنے والے) میں نے دیکھے ہیں جو وہاں جماعتی نقطہ نگاہ سے اچھے اعمال کرنے والے لوگ نہیں تھے۔ نہ وہ چندے دیتے تھے۔ نہ وہ نمازوں کی طرف متوجہ تھے نہ جماعتی خدمت میں حصہ لیا کرتے تھے لیکن یہاں آنے کے بعد دن بدن اُن کے حالات سنورنے شروع ہو گئے۔ نمازوں کے عادی بن گئے۔ جماعت کے تعلق میں آگے بڑھ گئے اور چندوں اور قربانیوں میں ... غیر معمولی نمونے دکھانے لگے۔ ایسے لوگوں کے حال پر جب میں نظر ڈالتا ہوں تو مجھے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ ارشاد یاد آجاتا ہے کہ جس کی ہجرت اللہ کی خاطر اللہ کی طرف ہوگی وہ ضرور خدا ہی کو پائے گا۔ اور اس کی یہ کوشش رائیگاں نہیں جائے گی۔ چنانچہ جو عظیم انقلاب برپا ہوا ہے وہ انقلاب جو پاکستان سے آنے والوں میں کثرت کے ساتھ برپا ہوا ہے جس کے نمونے ظاہر و باہر ہیں یہ درحقیقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس خوشخبری کے نتیجے میں ہی ہے اور ہم اس کے نیک اثرات دیکھ رہے ہیں لیکن یہ جو معاملہ ہے کہ انسان نیتوں کی وجہ سے اپنے اعمال پر غالب آجائے یہ ایک دو دن کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ ایک لمبا اور محنت طلب سفر ہے۔ نیت اگر اچھی ہو اور انسان کے اعمال میں بدی کا غلبہ ہو تو نیت کو اعمال پر غالب آنے کے لئے ایک لمبا وقت درکار ہوا کرتا ہے۔ اس کے لئے لمبی توجہ کے ساتھ محنت کرنی پڑتی ہے کیونکہ بد اعمالیاں اتنی آسانی سے انسان کا پیچھا نہیں چھوڑا کرتیں بعض قسم کے ایسے اعمال ہیں جن کی مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جہنم میں اس طرح دکھائی گئی کہ ایک شخص آگ کے تنور میں پڑتا ہے پھر وہ باہر نکلتا ہے اور پھر نجات پانے کی بجائے دوبارہ تنور میں داخل ہو جاتا ہے پھر وہ باہر نکلتا ہے پھر وہ دوبارہ داخل ہو جاتا ہے اور اس نظارے کا یہ مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بتلایا گیا کہ بعض شہوانی غلبے ایسے ہیں جو انسان کو اسی حالت میں مبتلا رکھتے ہیں سہ

رات پی زم زم پہ مے اور صبح دم — دھوئے دھبے جامۂ احرام کے

نیتوں کو صاف کرنے کی زبردست جدوجہد

ہر رات یہی ہوتا ہے اور ہر صبح یہی ہوتا ہے کہ بعض لوگ نیت کرتے ہیں بدیوں سے نکلنے کی اور یہ اُن کی مثال ہے ورنہ وہ لوگ جو بدیوں سے نکلنے کی نیت ہی نہیں کرتے وہ تو ہمیشہ تنور میں ہی رہتے ہیں۔ یہ نظارہ ان لوگوں کا دکھایا گیا ہے جو بدیوں سے نکلنے کی نیت کرتے ہیں جب ان کی خواہشات اطمینان پا جاتی ہیں اور جب خواہشات جوش مارتی ہیں تو دوبارہ پھر اسی تنور میں جا پڑتے ہیں۔ اس نظارے میں انسانی نفسیات کا ایک بہت گہرا پہلو بھی دکھلایا گیا ہے اور وہ پہلو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نیک نیتی سے اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہو تو جب اس کو بدی کے نتیجے میں تسکین حاصل ہو چکی ہو اس وقت نیت نہ کرے بلکہ جب بدی کی غلبہ مار رہی ہو اور جوش دکھا رہی ہو اس وقت نیت کرے اور اس وقت اس پر غالب آنے کی کوشش کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو دوبارہ اس تنور میں نہیں پڑے گا۔ بار بار تنور سے نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ بدی کو تسکین مل گئی اور بار بار داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب باہر آگیا تو کچھ دیر کے بعد پھر جوش پیدا ہوا اور پھر انسان اسی گناہ میں مبتلا ہو گیا تو یہ گناہوں میں سے ایک گناہ کی مثال ہے۔ ایسے ہزار ہا گناہ ہیں جن میں انسان اسی طرح مبتلا ہوتا ہے اور اسی طرح ان گناہوں کے ساتھ اس کی کشمکش رہتی ہے لیکن کشمکش بھی انہیں لوگوں کی رہتی ہے جن کا نفس لوّامہ زندہ ہو۔ جن کا دل انہیں بار بار کوسنے ملامت کرنے کے لئے جائے اور بار بار شرمندگی کا احساس ہو۔ ان کے لئے بھی گناہوں پر غالب آنا کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ یہ نظارہ ہمیں بتاتا ہے کہ بہت سے بدنصیب ایسے ہیں جو بالآخر ایسی حالت میں مرتے ہیں کہ وہ تنور کے اندر تھے۔ تنور کے باہر نہیں تھے کیونکہ جو تنور کے باہر مرنے والے ہیں اُن کا یہ نظارہ نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دکھایا گیا۔ جو بد حالت پر مرتا ہے اس کو سزا ملتی ہے۔ جو نیک حالت پر مرتا ہے اس کا نیک انجام ہوتا ہے اس لئے صرف ایک مثال سے آپ سمجھ جائیں گے کہ اگر نیتوں کو یہاں آنے کے بعد بھی درست کر لیا جائے تو پھر کتنی بڑی جدوجہد کا آغاز ہونے والا ہے۔ اور بہت لمبا وقت چاہیئے اور پھر درمیان میں ایک مشکل یہ ہے کہ نیتوں کا پتہ بھی نہیں چلتا کیونکہ ایک نیت کا اگر علم حاصل بھی ہو اور انسان سمجھ لے کہ میں اس معاملے میں ہمیشہ بدنیت رہا کرتا تھا اور میں نے اپنے آپ کو دھوکے میں مبتلا رکھا تھا، اس کے باوجود بہت سے دوسرے ایسے گناہ، بہت سے دوسرے ایسے عوارض ہیں جن کی تشخیص کرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے اور ہر انسان کے لئے بڑا مشکل معاملہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی اس طرح تشخیص کر سکے کہ وہ جان لے کہ میری نیت بد تھی اس لئے بدنتائج نکلے ہیں۔ قرآن کریم نے حضرت آدمؑ کی نیت دیکھیں کس خوبصورت انداز میں بیان فرمائی۔ جہاں فرمایا کہ .... کہ آدمؑ خود تو بار بار توبہ کر رہا تھا اور استغفار کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ میں گناہگار ہوں لیکن خدا جو نیتوں کی تہہ سے واقف ہے وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ ہم نے اس میں بدی کا عزم نہیں پایا تھا۔ اس لئے تم غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ خدا نے ایک ایسے شخص کو نبی کے طور پر چن لیا جس کی نیتوں میں فتور داخل تھا۔ اس کی نیت صحیح تھی۔ اس کے باوجود اس سے غلطی ہوئی۔

نقل مکانی کرنیوالوں کی اکثریت اصلاح پذیر ہے

پس چونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتے) کا قانون ہر چیز پر حاوی اور غالب ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس غلطی کے بد اثرات سے بچا لیا۔ پس نیتوں کا معاملہ بہت ہی باریک ہے اور آخری طور پر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کسی کی نیت کیا ہے۔ اس لئے نیت کی پہلی اصلاح تو یہ ہونی چاہیئے اور وہ پہلا اور سب سے اہم قدم ہے کہ انسان غور کرے کہ میں کیوں (تارک وطن) بن کے اپنے وطن سے نکلا تھا اور اگر نیت میں اس بات کا غلبہ نہ ہو کہ میں اللہ کی طرف جا رہا ہوں اور خدا کے ساتھ تعلق کے لئے مجھے وہاں زیادہ سازگار ماحول میسر آئے گا اور خدمتِ دین کی آزادی میسر ہوگی تو پھر ایسا شخص خطرات کے مقام پر کھڑا ہے یعنی ضروری نہیں کہ وہ خطروں میں مبتلا ہو بلکہ بعض دفعہ (نقل مکانی) سے پہلے کی خدا کی راہ میں اٹھائی ہوئی تکلیفیں اس کو سنبھال لیتی ہیں اور اُن تکلیفوں کی جزاء اس کی نیتوں کی اصلاح کا موجب بن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتی ہے۔ اس لئے عملاً بالارادہ وہ نیت کی اصلاح نہ بھی کرے تب بھی خدا تعالیٰ ان تکلیفوں کی جزاء اسے دیتا ہے جو اس نے خدا کی خاطر اپنے وطن میں برداشت کی تھیں اور اس کے نتیجے میں نیتوں کی اصلاح بھی شروع ہو جاتی ہے اور ساتھ ساتھ اعمال کی اصلاح بھی شروع ہو جاتی ہے مگر نیت میں اگر بدی کا عنصر غالب ہو تو پھر یہ بہت خطرے کا مقام ہے۔ ایسے لوگ پھر وہاں اگر اپنی بداعمالیوں کو چھپائے ہوئے تھے تو اس ماحول میں آکر وہ زیادہ ننگے اور زیادہ دلیر ہوتے چلے جاتے ہیں اور بالآخر ان کا بد انجام ہوتا ہے۔ جس سے کوئی بچا نہیں سکتا، تو وہ (تارکین وطن) جو اب تک تشریف لائے ہیں جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے، عمومی طور پر میرا یہی تأثر ہے اور مجھے اطمینان ہے کہ اللہ کے فضل کے ساتھ یا اُن کی نیتیں خالص تھیں یا اُن کی نیتوں میں نیکی کا عنصر غالب تھا یا (نقل مکانی) للہ ضرور تھی۔ تکلیفیں اٹھا کر اُن سے گھبرا کر نکلے تھے یا انہوں نے خدا کی خاطر کچھ ایسے دکھ اٹھائے تھے جو ظاہری طور پر دنیا کو نہ بھی معلوم ہوں لیکن دل اُن کے ہمیشہ خدا کی خاطر دکھوں میں مبتلا رہے، ان کی جزاء کے طور پر خدا نے ان کی نیتوں کی اصلاح فرما دی مگر جو بھی ہوا اکثر صورتوں میں خدا کے فضل سے وہ لوگ جو (نقل مکانی) کر کے باہر نکلے ہیں وہ اصلاح پذیر ہیں لیکن نظام جماعت کو ان پر نظر رکھنی چاہیئے اور مسلسل کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے اصلاح کا معاملہ ایک بہت ہی مشکل معاملہ ہے۔ ہزار بار بھی آپ کو سمجھاؤں تو آپ پوری طرح سمجھ نہیں سکیں گے کہ کتنا مشکل ہے اس لئے دعاؤں کے ذریعہ بھی ان کی مدد کریں اور اپنی مدد بھی کریں اور جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے کوشش کرے ایسے لوگوں پر نظر رکھے جو رفتہ رفتہ بدی کی طرف بڑھ رہے ہوں کیونکہ وہی سب سے بڑے خطرے میں مبتلا ہیں اور گھیر کر اُن کو، ہر طرح سے ذرائع اصلاح کو بروئے کار لاتے ہوئے ان کو واپس لانے کی کوشش کریں اور جو نیکیاں کر رہے ہیں اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو احساس پیدا ہو کہ ہم خدا کے فضل سے پہلے سے اچھے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح (اللہ نے چاہا تو) رفتہ رفتہ جماعت احمدیہ کے وہ عناصر بھی جو بہت سی بدیوں میں مبتلا تھے اور وہی بدیاں لے کر باہر آگئے وہ (اللہ نے چاہا تو نقل مکانی) کی برکت سے خدا کے فضل سے اصلاح پذیر ہوتے چلے جائیں گے اور ایک نئی جماعت پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ اور دنیا کے لحاظ سے بھی خدا کے وعدے اُن کے حق میں پورے ہوں گے اور بہت سی وسعتیں اُن کو عطا ہوں گی۔ لیکن جو بدارادوں سے آئے ہیں اور دن بدن بدیوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اُن کے لئے نہ دین رہے گا نہ دنیا رہے گی اور دونوں طرف سے وہ نامراد دکھائے جائیں گے۔ اس لئے میں ان کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر کچھ غلط قدم اٹھائے گئے ہیں تو توبہ کریں اور اپنی (نقل مکانی) کو خدا کی خاطر بنانے کی کوشش کریں۔ اس کی پناہ میں آئیں اور پھر دین بھی ان کو عطا ہوگا اور دنیا بھی عطا ہوگی۔

نیتوں کا اعمال پر دارومدار

جہاں تک اعمال کا نیتوں پر دارومدار ہے وہ تو مَیں نے بیان کیا۔
اس کا ایک دوسرا حصہ ہے نیتوں کا اعمال پر بھی دارومدار ہوا کرتا ہے اور دراصل یہ ایک VICIOUS CIRCLE ہے VICIOUS CHAIN ہے۔ یعنی ایسی بدیوں کا ایک دائرہ ہے جو مزید بدیاں پیدا کرتی چلی جاتی ہیں اور پھر اُن کے بچے بڑے ہو کر پہلی بدیوں کو مزید تقویت دیتے ہیں۔ اس طرح بدیاں بڑھنے کا ایک مسلسل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جتنے بھی ممالک مثلاً مشرقی دنیا کے ممالک ہیں اُن کے اندر بعض برائیاں ہیں جو اسی طرح بدنیتوں کو جنم دیتی ہیں اور مغربی دنیا میں بھی بعض برائیاں ہیں جو بعض بدنیتوں کو جنم دیتی ہیں۔ مثلاً یہاں فحشاء عام ہو گئی ہے اور اس کی حیاء اُٹھ گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں ٹیلی ویژن وغیرہ کے ذریعے یا اخبارات اور تصاویر کے ذریعے جو چھوٹی نسلیں ان باتوں کو دیکھتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ بلوغت کو نہیں پہنچی ہوتیں اُن کی نیتوں میں یہ بات داخل ہو جاتی ہے کہ جب ہمیں توفیق ملے گی ہم اسی قسم کی بدیاں کریں گے اور جب نیتیں بد ہو جائیں تو دوسرے قومی اصلاحی ذرائع پھر ناکام ہو جایا کرتے ہیں۔
مشرقی دنیا میں رشوت ستانی عام ہے اور اپنی طاقت کا ناجائز استعمال اور طاقت سے ناجائز استفادہ ایک عام بیماری ہے۔ چنانچہ وہاں اگر آپ غور سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہماری تعداد میں طالب علم اس نیت کے ساتھ بعض (پیشے) PROFESSIONS کو اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بڑوں کو دیکھا ہوتا ہے کہ اس PROFESSION میں جا کر انہوں نے اسطرح دنیا کمائی اور اسطرح وہ بڑے بڑے محلات بنانے میں کامیاب ہو گئے اور ایک اعلیٰ قسم کی زندگی بسر کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اگر فوج کا کردار گندا ہو مثلاً اور فوجی افسر بننے کا مطلب یہ ہو کہ بڑے بڑے پلاٹ ملیں گے، دنیا کی رعایتیں ملیں گی اور انسان اپنی من مانی کارروائی کر سکے گا اور قانون کی دست برد سے بالا رہے گا۔ اگر یہ منظر کوئی قوم پیش کر رہی ہو یا کسی قسم کی فوج پیش کر رہی ہو تو فوج میں جانے والے جو بچے ہیں اُن کی نیتوں میں شروع میں ہی یہ فتور داخل ہو جاتا ہے۔ وہ اس نیت سے فوج میں نہیں جاتے کہ ہم اپنی جانیں پیش کریں گے اور ملک کے دفاع کی خاطر یہ قربانیاں کریں گے اور اس طرح اپنی قوم کی عزت بچانے کیلئے اپنی عزتیں مٹا دیں گے۔ بلکہ شروع سے ہی نیت یہ ہوتی ہے کہ جب ہم بڑے ہوں گے اور فوجی افسر بنیں گے تو اسی طرح ہم قوم کے اموال پر قابض ہو جائیں گے، قوم کی عزتوں پر قابض ہو جائیں گے، قوم کے وقار پر قابض ہو جائیں گے جس طرح وہ لوگ جو ہمیں دکھائی دے رہے ہیں انہوں نے قوم کے ساتھ سلوک کیا تو وہ بداعمالیاں جو قوم پر غالب آجائیں وہ قوم کے حال ہی پر غالب نہیں آیا کرتیں بلکہ قوم کے مستقبل پر بھی غالب آجاتی ہیں، اور بد بچے دیتی ہیں۔
پس وہ نیتیں جو بداعمال پیدا کرتی ہیں، بعد میں بداعمال کے نتیجے بھی بدنیتوں کی صورت میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کے نتیجے میں پھر نئے بداعمال پیدا ہوتے ہیں تو بدیوں کے فروغ کا ایک بہت ہی خطرناک سلسلہ چل پڑتا ہے جس کو روکنا پھر انسان کی طاقت میں نہیں رہتا اور یہ عجیب بات ہے کہ دنیا میں تیزی کے ساتھ فروغ پانے والی چیزیں بدیاں ہیں۔ نیکی بھی فروغ پاتی ہے لیکن آہستگی کیساتھ اور پاؤں جما کر۔ بدی بہت تیزی کیساتھ فروغ پکڑتی ہے۔ چنانچہ اب دیکھیں کہ دنیا میں زندگی کی مختلف قسم میں سب سے زیادہ تیزی سے بڑھنے والی چیز بکٹیریا ہیں۔ وہ جراثیم جو زندہ چیزوں کی صحت پر حملہ کرتے ہیں اور دنیا کے ہر جانور، ہر سبزی اور ہر نوع کی مخلوقات سے ان کا تعلق "پیرا سائٹ" کا تعلق ہوتا ہے۔ یعنی ان کے جسموں پر وہ غالب آتے ہیں۔ ان کے جسم کے سہارے زندہ رہتے ہیں۔ اور اتنی تیزی سے نشوونما پاتے ہیں کہ ان کی نشوونما کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ آناً فاناً ایک جرثومہ جسم میں داخل ہو کر بعض دفعہ چند گھنٹوں میں، بعض دفعہ چند دنوں میں ارب ہا ارب کی تعداد کو پہنچ جاتا ہے تو بدیاں بھی بالعموم اسی طرح تیزی کے ساتھ پھیلنے والی چیزیں ہیں اور نیکیوں کے لئے صبر چاہیئے جسکا مطلب یہ ہے کہ نیکی آہستگی سے بڑھتی ہے اور پاؤں جما کر آگے بڑھنا پڑتا ہے۔

ایک توبہ کرنیوالے کی مثال

پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کی جدوجہد بہت ہی اہم بھی ہے اور بہت مشکل بھی ہے۔ اتنے کٹھن مراحل ہیں کہ ان کے اوپر آپ غور کریں تو ہوش اڑ جاتے ہیں کہ ہم میں طاقت کہاں ہے کہ ہم ان ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں مگر خدا نے ہم پر جو ذمہ داری ڈالی ہے خواہ ادا نہ کر سکیں یعنی اپنے مقصد کو حاصل نہ کر سکیں اگر اس راہ میں مارے جائیں گے۔ تو یہی نجات ہے۔ یہ ناکامی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایک توبہ کرنے والے کا نقشہ اس رنگ میں کھینچا جس کی تفصیل سے میں پہلے بھی آپ کو آگاہ کر چکا ہوں مگر اب صرف وہ حصہ بیان کرتا ہوں جس کا اس مضمون سے تعلق ہے۔ ایک سال ہا سال کا عمر بھر کا گنہگار جب توبہ کرنے کی خاطر صلحاء کے ایک شہر کی طرف جا رہا تھا تو رستے میں اس کو موت آگئی۔ لیکن مرنے سے پہلے وہ کہنیوں اور گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا جہاں تک اس کی طاقت تھی اس سمت میں بڑھتا رہا وہ جانتا تھا کہ اسے اسکی موت سفر کے اختتام سے پہلے آلے گی۔ وہ جانتا تھا کہ اس طرح گھسٹنے کے باوجود وہ شہر جو ابھی بہت دور تھا، جو تقریباً نصف فاصلے پر تھا اس تک نہیں پہنچ سکے گا لیکن نیت میں صفائی تھی اور نیت میں مضبوطی تھی۔ اس کا دل بے قرار تھا کہ جس طرح بھی ممکن ہو بدیوں کے شہر کو چھوڑ کر "الی اللہ" ہجرت کر سکوں۔ چنانچہ وہ اس تمثیلی نظارے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو یوں دکھلایا گیا کہ وہ گھسٹتا ہوا آخر دم تک کوشش کرتا رہا کہ وہ نیکوں کے شہر کی طرف بڑھ جائے۔ بہت ہی پیاری تمثیل ہے جس کی تفاصیل میں پہلے بیان کر چکا ہوں لیکن یہ نکتہ آپ دیکھیں کہ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو بتلایا گیا کہ خدا کے فرشتے جو بدی اور نیکی کے فرشتے تھے انہوں نے اسکا معاملہ خدا کے حضور پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں طرف کے فاصلے ناپو۔ اگر بد شہر جس سے وہ ہجرت کر کے نیک شہر کی طرف جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہا تھا اس مقام سے قریب تر ہو جہاں اس نے جان دی ہے تو پھر اسکو بدوں میں شمار کر لو اور اگر وہ شہر جو نیکوں کا شہر تھا جو اس کی ہجرت کا مقصود تھا وہ اسجگہ سے قریب تر ہو جہاں اس نے جان دی ہے تو اس کو نیکوں میں شمار کر لو۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیں بتاتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک عجیب واقعہ ہے جس کو سن کر روح پگھلتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو مقرر کیا اور وہ جگہ ناپ رہے تھے تو جو بدوں کی طرف زمین تھی وہ لمبی ہوتی چلی جا رہی تھی اور اگر وہ ایک گز ناپتے تھے تو دراصل وہ ایک گز زمین نہیں ناپ رہے ہوتے تھے بلکہ تھوڑی زمین کو لمبا ناپ رہے تھے یعنی دس انچ زمین اگر وہ ناپ رہے ہیں تو وہ زمین چونکہ کھنچ گئی ہے اس لئے ایک گز دس انچ میں پورا آگیا اور اگرچہ وہ فاصلہ تھوڑا تھا لیکن جب پیمائش ختم ہوئی تو وہ گزوں کے لحاظ سے بہت بڑا فاصلہ دکھائی دینے لگا۔ اور دوسری طرف فرشتوں کیساتھ خدا تعالیٰ نے یہ سلوک فرمایا کہ وہ زمین سکڑنے لگی اور زمین تو زیادہ لمبی تھی مگر گز جب ناپتے تھے تو وہ تھوڑا دکھاتے تھے یعنی زمین اگر دس گز کی ہے اور وہ سکڑ کر ایک گز رہ گئی ہو تو دس گز ناپنے کی بجائے وہ گز اس کو ایک گز دکھا رہے تھے تو دونوں طرف سے خدا کی رحمت نے یہ سلوک فرمایا کہ ایک طرف اسکی بدیوں کے فاصلے زیادہ دکھائی دیئے جانے لگے دوسری طرف اسکی نیکیوں کی طرف کے فاصلے کم دکھائی دیئے جانے لگے اور آخر خدا نے کہا کہ دیکھو یہ تو نیکی کے شہر کی طرف آگے بڑھ گیا تھا۔ اسلئے اس سے بخشش کا سلوک ہوگا تو نیتوں کی اصلاح اگر کر لی جائے تو صرف نیتیں کافی نہیں ہیں۔ وہ خدا جو نیتوں کو قبول کرنے والا ہے وہ بہت مہربان ہے اور اسکی رحمت اور بخشش کا کوئی اندازہ نہیں کیا جاسکتا اسلئے بظاہر نیت کی بات ہو رہی ہے مگر حقیقت میں نیت قبول کرنے والے کی بات ہو رہی ہے اگر نیت میں صفائی ہوگی اور پاکیزگی ہوگی تو باوجود اس کے کہ محض نیت اس قابل نہیں ہوگی کہ بدیوں پر غالب آسکے اور بسا اوقات یہ بھی ممکن ہے کہ زندگی کا بقیہ سفر اتنا تھوڑا رہ گیا ہو کہ بدیوں والا اس کا سفر اس پر غالب آچکا ہو۔ زندگی کا اکثر حصہ اس نے بدیوں میں صرف کر دیا ہو تو نیتوں کی نیکی کے نتیجے میں اگر نیک اعمال رونما بھی ہو رہے ہوں اور وہ تعداد میں تھوڑے ہوں اور اپنی کمیت کے لحاظ سے بھی تھوڑے ہوں اور اپنی قوت کے لحاظ سے بھی تھوڑے ہوں تو پھر وہ قانون غالب آئیگا کہ اگر نیکی زیادہ ہے تو جزا ملے گی اور بدی زیادہ ہے تو سزا ملے گی۔ تو یہاں خدا کا فضل انسان کے آڑے آتا ہے۔ خدا کا فضل ہے جو نیتوں کے ایسے پھل لگاتا ہے جو نیتوں کے حق سے بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ پس نیتوں کو درست کر لیں اور یہ فیصلہ کریں کہ یہاں چلے آنے کے بعد آپ کی پہلی نیتوں سے آپ کا تعلق کٹ جائیگا۔ اور اب آپ اپنی نقل مکانی کو الی اللہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ یہ مضمون صرف ظاہری طور پر نقل مکانی کرنے والوں پر صادق نہیں آتا بلکہ بہت وسیع مضمون ہے اور ہجرت الی اللہ کا مضمون جسم کی ہجرت سے اس طرح وابستہ نہیں کہ ضرور ہی جسم کی ہجرت کے ساتھ اس کا تعلق ہو۔ بہت سے جسمانی ہجرت کرنے والوں سے اس کا تعلق ضرور ہے لیکن ان لوگوں سے بھی تعلق ہے جو جسمانی لحاظ سے ایک انچ بھی حرکت نہ کر رہے ہوں لیکن ان کا دل اللہ کیطرف مائل ہو چکا ہو اور ان کی ہجرت الی اللہ کا سفر وہیں سے شروع ہو چکا ہوتا ہے۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ ساری جماعت کو اللہ تعالیٰ .... توفیق عطا فرمائے ورنہ یہ دنیا اپنی بدیوں سمیت اتنی طاقتور ہے اور دنیا کی بدیاں دنیا پر اتنی غالب آتی چلی جا رہی ہیں کہ دنیا کو تبدیل کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ ہاں اپنے آپ کو تبدیل کرنے سے ہمیں یہ سفر شروع کرنا ہوگا اور باوجود یہ کہ اپنے آپ کو تبدیل کرنا بھی ہمارے بس کی بات نہیں اگر ہم اپنی نیتوں کو درست کر لیں گے تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ بشارت ضرور ہمارے حق میں پوری ہوگی کہ .... اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوا کرتا ہے۔" ٭٭

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ صدر یا بے نظیر پر عوامی اعتماد کا فیصلہ ۲۴ اکتوبر کو ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ خصوصی عدالتوں کو ثبوت فراہم کرنے میں تاخیر سے ہماری ساکھ کو نقصان پہنچا ہے لیکن تاخیر قدرتی امر تھا۔

○ قومی اسمبلی توڑنے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں درخواست دہندہ کے وکیل راجہ انور نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ جس خرابی کی داد رسی عدالت سے ممکن ہو اس کے لئے قومی اسمبلی نہیں توڑی جاسکتی۔

○ پشاور ہائی کورٹ میں سرحد اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران عدالت نے ریمارکس دیئے ہیں کہ کسی فیصلے کی تین وجوہات میں ایک بھی غلط ہو تو فیصلہ غیر آئینی ہو جاتا ہے۔ یہ سپریم کورٹ کی رولنگ ہے عدالت میں افتخار گیلانی کے دلائل کے بعد اب سرکاری وکیل نے دلائل شروع کر دیئے

○ لاہور کی دوسری خصوصی عدالت نے بھی بے نظیر بھٹو کو طلبی کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔

○ سابق وزیر مسٹر اکبر لاسی نے اپنے خلاف سزا کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے حالیہ الیکشن کے بارے میں کہا ہے کہ نہ لوگوں میں جذبہ ہے نہ امیدواروں میں سرگرمی ہے بے یقینی کی کیفیت ہر جگہ موجود ہے۔ مسٹر اکبر بگتی نے کہا ہے کہ الیکشن ضرور ہونگے۔ آئین سے بالاتر کوئی قوت نہیں یہ سب صحافیوں کی اختراعتیں ہیں۔

○ پی آئی اے پریذیڈنٹ گولڈ کپ سکواش ٹورنامنٹ جان شیر خاں نے جہانگیر خان کو ہرا کر جیت لیا۔ مقابلہ ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ تک جاری رہا۔

○ کراچی سے ایک اور صنعتکار اقبال ریحان کو اغوا کر لیا گیا۔

○ وزیر داخلہ میاں زاہد سرفراز کو دل کا دورہ پڑ گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے سگریٹ نوشی پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے اور مقامی تاجروں کو انتباہ کیا ہے کہ وہ اپنے ذخائر ۲۰ اکتوبر تک ختم کر دیں۔ اگر یہ پابندی مؤثر ہو گئی تو اس سے بھارتی حکومت کو ٹیکس کی بھاری آمدنی سے محروم ہونا پڑے گا۔

○ امریکہ نے عراقی وزیر خارجہ مسٹر طارق عزیز کے طیارے کو نیویارک اترنے کی اجازت نہیں دی اس امر کا انکشاف عراقی وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کیخلاف ایک خط میں کیا ہے اسمیں الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ ان کے ملک کو جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنے سے روک رہا ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ نے کہا ہے کہ وہ اپنی حکومت کا خاتمہ برداشت کر لیں گے لیکن سرکاری ملازمتوں میں نچلی ذاتوں کا کوٹہ بڑھانے کا منصوبہ ترک نہیں کریں گے۔

○ افغانستان کے دو مِگ طیاروں نے اتوار کی رات چترال کے علاقے میں پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی معلوم ہوا ہے کہ افغان طیاروں نے ایک پہاڑی پر روشنی کے گولے پھینکے اور علاقے میں چکر لگانے کے بعد واپس چلے گئے۔

اعلان نیلامی

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان موجود ہے جو کہ مورخہ ۳ اکتوبر کو بوقت ۸ بجے بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں۔

سامان: ۔ کرسیاں، میز، چارپائیاں آہنی، کھڑکیاں، دستدان، ڈولی جالی دار، ریک لکڑی، سائیکل، واٹر ہیٹر، پنکھے، کنکریٹ مکسر مشین، فریج۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

خصوصی درخواست دُعا

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ آج کل آپ عارضہ قلب کی وجہ سے محترم ڈاکٹر نوری صاحب کے زیر علاج ہیں۔ ای سی جی رپورٹ بھی تسلی بخش نہیں۔ صاحبزادہ موصوف شوگر کے بھی مریض ہیں اور آجکل شوگر لیول زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے تشویش ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ صاحبزادہ صاحب کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دُعا کریں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۷۰۶:۔ میں رشید احمد ساجد ولد منشی نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹری ضلع دادو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک عدد سکوٹر ویسپا مالیتی ۱۴۰۰۰/- روپے (۲) ریفریجریٹر مالیتی ۸۰۰۰/- روپے (۳) ٹیلیویژن پرانا مالیتی ۶۰۰۰/- روپے۔ میزان ۲۸۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ [illegible] روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد ساجد فورمین آٹو کوٹر سفائرڈ ٹیکسٹائل ملز۔ گواہ شد نمبر ۱ میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۷۷۱۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد طاہر وصیت نمبر ۱۸۵۲۶۔

مسل ۲۷۷۰۷:۔ میں ادریس احمد ولد رفیق احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رفیق ہاؤس ناصر آباد بھکی روڈ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ڈاکٹر ادریس احمد۔ رفیق ہاؤس محلہ ناصر آباد بھکی روڈ شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک حمید الحق وصیت نمبر ۲۴۳۴۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مبشر منظور وصیت نمبر ۲۴۲۴۴۔

مسل ۲۷۷۰۸:۔ میں مبشرہ بشیر چوہدری بنت چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/6-A محمد نگر لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی ۱۴ ۱/۲ ماشہ مالیتی ۴۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مبشرہ بشیر چوہدری بنت چوہدری بشیر احمد 11/6-A محمد نگر لاہور گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری نور احمد 11/6-A محمد نگر لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری محمد مبشر اللہ برادر موصیہ۔

مسل ۲۷۷۰۹ میں محمد نعیم اظہر ولد محمد سلیم صاحب قوم جوئیہ جٹ پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد نعیم اظہر طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود احمد وڑائچ وصیت نمبر ۲۵۷۳۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر محمود بٹ وصیت نمبر ۲۵۸۶۵

مسل ۲۷۷۱۰:۔ میں سجاد احمد ولد محمد اعظم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن کراچی حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۸۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سجاد احمد ولد محمد اعظم خان طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ منیر احمد بٹ وصیت نمبر ۲۵۸۸۵ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد وڑائچ وصیت نمبر ۲۵۷۳۸۔

مسل ۲۷۷۱۱ میں محمد شبیر شاہد ولد بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۶ گ ب ضلع فیصل آباد حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شبیر شاہد ولد بشیر احمد صاحب طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ناصر محمود بٹ وصیت نمبر ۲۵۸۶۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد وڑائچ وصیت نمبر ۲۵۷۳۸۔

مسل ۲۷۷۱۲ میں بشیر احمد بٹ ولد محمد حیات بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۶۴ سال ۲۱ دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 219 ر۔ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۳ مرلہ واقع چک 219 ر۔ب گنڈا سنگھ والا مالیتی ۵۰۰۰۰/- روپے (۲) سائیکل مالیتی ۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بشیر احمد بٹ چک 219 ر۔ب گنڈا سنگھ والا فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد حنیف بٹ وصیت نمبر ۲۶۱۵۹ گواہ شد نمبر ۲۔ رشید احمد صدر جماعت احمدیہ چک 219 ر۔ب ضلع فیصل آباد۔

مسل ۲۷۷۱۳ میں میاں عارف محمد ولد میاں عبدالستار صاحب قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۷۶ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۴ء ساکن چشتیاں ضلع بہاولنگر حال فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱) زرعی زمین ۱۴۔ایکڑ ۵ کنال مالیتی -/۲،۹۲،۵۰۰ روپے واقع چک ۹ نہر ضلع بہاولنگر (۲) پلاٹ واقع محمود آباد ربوہ برقبہ ۲ کنال مالیتی -/۸۰،۰۰۰ روپے (۳) مکان 15/33 برقبہ ایک کنال مالیتی دو لاکھ روپے واقع فیکٹری ایریا ربوہ۔نقد رقم -/۱۴۰۰۰ روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/۷،۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد عارف محمود 15/33 فیکٹری ایریا ربوہ۔گواہ شد نمبر۱۔مبارک احمد شاد وصیت نمبر ۱۸۴۰۰ گواہ شد نمبر۲۔غلام احمد وصیت نمبر ۱۲۰۳۴

مسل ۲۷۷۱۴ میں امتہ الشافی جاوید زوجہ نعمت اللہ جاوید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۲۱ دارالیمن وسطی ربوہ حال ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۰/۴/۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۵ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۵۰۰۰ روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/۸۱۰ کرونر ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔امتہ الشافی 8/21 دارالیمن ربوہ حال اوسلو ناروے گواہ شد نمبر۱ نعمت اللہ جاوید۔خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۵۰۸۲ گواہ شد نمبر۲ مبارک احمد راجپوت وصیت نمبر ۲۲۶۲۰۔

مسل ۲۷۷۱۵ میں INDI ابراہیم ولد HAETAMI پیشہ تجارت عمر ۴۹ سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۷/۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱) زمین برقبہ 238 مربع میٹر مالیتی -/۸۵۰.۰۰۰ روپے (۲) دھان کا کھیت برقبہ 630 مربع میٹر مالیتی -/۱.۳۵۰.۰۰۰ روپے۔(۳) دھان کا کھیت برقبہ ۱۴۰۰ مربع میٹر مالیتی -/۳.۰۰۰.۰۰۰ روپے میزان -/۵.۲۰۰.۰۰۰ روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ -/۲۴۰.۰۰۰ روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد۔INDI ابراہیم۔گواہ شد نمبر۱ احمد رضا ADISU DARMA انڈونیشیا۔گواہ شد نمبر۲۔DRS ATIK NAIM AHMAD انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۷۱۶ میں بصیر احمد ولد محمد YUSYAK پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۹/۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱) موٹر کار ہنڈا 1979ء مالیتی -/500.000 روپے (۲) ٹائپ مشین ۱۹۸۴ء مالیتی -/۱۰۰.۰۰۰ روپے (۳) 5 قطعات جنگلات کی زمین برقبہ 2 Ha مالیتی -/750.000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/137.725 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد۔بصیر احمد HASAN انڈونیشیا۔گواہ شد نمبر۱۔BINTSBIONG انڈونیشیا۔گواہ شد نمبر۲۔نسبون محمود انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۷۱۷ میں DRS رفیق احمد ولد الیاس صاحب پیشہ لیکچرار عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۱۰/۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱) موٹر سائیکل ہنڈا ۱۹۸۱ء مالیتی -/750.000 روپے (۲) ٹیلی ویژن بلیک اینڈ وائٹ -/۱۰۰.۰۰۰ روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/218.000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد۔DRS رفیق احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ عمران انڈونیشیا۔گواہ شد نمبر۲۔نسبون محمود SH انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۷۱۸ میں زرینہ رفیق زوجہ DRS رفیق احمد پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۸۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۱۰/۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱) طلائی زیورات وزنی ۱۰ گرام مالیتی -/220.000 روپے (۲) حق مہر -/220.000 روپے میزان -/440.000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10.000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔الامتہ زرینہ رفیق انڈونیشیا۔گواہ شد نمبر۱۔AMRAN MARPAUNG انڈونیشیا۔گواہ شد نمبر۲ نسبون محمود SH انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۷۱۹ AMIR HASYIM SARAGIH S/O MUHAMMAD NUH SARAGIH (AHMADY) پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۷۵ء ساکن انڈونیشیا۔بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۱۰/۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱) مکان رہائشی 39 x 13 مربع میٹر جس میں ½ حصہ کی مالکہ میری بیوی زبیدہ ہے مالیتی -/3.000.000 روپے میرا حصہ ½ -/1.500.000 روپے ہے۔(۲) پلاٹ برقبہ 20 x 20 مربع میٹر مالیتی -/800.000 روپے میرا حصہ ½ ہے مالیتی -/400.000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/180.000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد۔AMIR HASYIM SARAGIH انڈونیشیا۔گواہ شد نمبر۱ نسبون محمود ایس ایچ وصیت نمبر ۲۴۲۱۵۔گواہ شد نمبر۲۔AMRAN MARPAUNG وصیت نمبر ۲۵۸۵۲۔

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرمالینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پہ اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پہ طے فرمایا کریں۔

مینجر الفضل

دواتدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۱۵/- ، ۴۵/-	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	زدجامِ عشق ۱۲۰/-
تریاقِ معدہ ۸/- ، ۱۶/-	روشن کاجل ۵/-	سرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار۔ ربوہ
فون نمبر ۶۲۳

ربوہ میں آپکے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز گولبازار ربوہ
فون ۶۸۱ / ۶۸۲

ہوائی سفر
بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔
نوبل مین ٹریولز ۲/۲۱ مین سوک سنٹر نزد جی پی او اسلام آباد
فون نمبرز ۸۱۸۷۵۷ ، ۸۲۲۹۳۳

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
فون
دکان : ۶۴۹
رہائش : ۸۴۱

ملک پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ
فون آفس پی پی ۹۹۷
گھر ۳۶۷

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

ھوالشافی
CMC

کیوریٹو کورسز

بواسیر کورس	۴۰/-	PILES COURSE
دمہ کورس	۶۰/-	ASTHMA COURSE
پتھری گردہ کورس	۱۶۵/-	KIDNEY STONE COURSE
انفکشن گردہ کورس	۱۸۰/-	KIDNEY INFECTION COURSE
چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
کمزوری جسم کورس	۴۵/-	BODY BUILDING COURSE
کثرت پیشاب کورس	۴۰/-	URINATION COURSE
بانجھ پن کورس	۷۵/-	STERILITY COURSE
پھلبہری کورس	۱۰۰/-	LEOCODERMA COURSE

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں۔
ہیڈ آفس
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کراچی لاہور گولبازار۔ ربوہ
فون : ۷۷۱ - ۶۰۶

قدیمی، اوّلین، شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی :۔ فون نمبر ۱۳۲۵۱ا
لاہور :۔ 1 - D - ۳ گلشن راوی
ملتان :۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین :۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان :۔ فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ :۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱۷۶۔ بنک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری ماڈل ٹاؤن لاہور
موسم گرما کے اوقات کار
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹ بجے سے ۱/۲ ۱۱ بجے
شام ۶ بجے سے ۱/۲ ۸ بجے تک
جمعہ کو صرف صبح اور ہر ہفتے کو صرف شام کے وقت دواخانہ کھلا ہوگا۔
خاکسار ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد۔ اٹھرا، سوکھا، گرمی گیس کا علاج کرنیوالے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ پوسٹ بکس ۱۹۰۔ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۰۴۳۱
برانچیں
ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی : محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون :۔ گھر : ۴۳۱ آفس : ۵۲۱

پتہ